F. 6-4 (Edit) /2017 NCPUL Press release

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

jk"Vh; mn Hkk"kk fodkl ifj"kn

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.: editor@ncpul.in
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated: 21/02/2017

مادری زبان کے بغیر انسان گونگا ہے: پروفیسر ارتضیٰ کریم

’ہندوستان میں لسانی تنوع‘ کے عنوان سے سمینار کا انعقاد

نئی دہلی: ’ہندوستان میں لسانی تنوع‘ کے عنوان سے منعقدہ سمینار میں کثیر لسانی معاشرے میں مادری زبان کے مقام و معنویت، علاقائی زبانوں میں مماثلت اور جذب و انجذاب کی کیفیت پر جہاں روشنی ڈالی گئی وہیں علاقائی زبانوں پر منڈلاتے خطرات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مقررین نے بچوں کے ذہنی ارتقا کے لیے مادری زبان کو ناگزیر قرار دیا اور یہ بھی کہا کہ بچوں کو مادری زبان میں ہی بنیادی تعلیم دی جانی چاہیے تاکہ بچے اپنے کلچر اور ماحول کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اپنی زمین اور جڑوں سے جڑے رہیں۔ یومِ مادری زبان کی مناسبت سے اس کانفرنس کا انعقاد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی اور قومی کونسل برائے فروغ سندھی زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے دہلی یونیورسٹی کے کانفرنس سینٹر میں کیا گیا تھا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم نے کہا کہ مادری زبان کے بغیر انسان گونگا ہو جاتا ہے۔ انھوں نے اس المیے پر تشویش کا اظہار کیا کہ اب ہم انگریزیت کی دُھن میں اپنی مادری زبان سے دھیرے دھیرے کٹتے جارہے ہیں اور ہمارے روزمرہ کے محاورے بھی ختم ہوتے جارہے ہیں۔ اس موقعے پر مختلف زبانوں کے مقررین نے مادری زبان کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت خیال افروز گفتگو کی۔ پروفیسر این کے پانڈے نے ہندوستانی زبانوں کی مجموعی صورت حال پر مبسوط گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں کوئی زبان آج تک مری نہیں ہے۔ تمام ہندوستانی زبانیں بقائے باہم کے اصول پر چل رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ زبان جس میں مہا کاویہ لکھے گئے یا جو راجاؤں کی زبان تھی ان کے اثرات کم ضرور ہوئے ہیں مگر ہندوستانی زبانیں آج بھی زندہ ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ زبانیں ایک دوسرے کے احترام سے ہی آگے بڑھتی ہیں۔ نیشنل بک ٹرسٹ کے چیئرمین بلدیو بھائی شرما نے کہا کہ ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے جہاں تقریباً سترہ سو زبانیں ہیں جبکہ پوری دنیا میں چھ ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں جس کا ایک تہائی حصہ صرف ہندوستان میں ہے۔ انھوں نے مادری زبان کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ مادری زبان ہی بچے کی شخصیت کے ارتقا کا ضامن ہوتی ہے، وہی اسے انسان بناتی ہے۔ مادری زبان ہماری روح ہے، روٹی کے بغیر زندہ رہا جاسکتا ہے مگر روح کے بغیر نہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر مادری زبان نہیں بچی تو نہ یہ ملک بچے گا اور نہ یہ مٹی! پروفیسر سشما یادو نے اس موقعے پر بہت معنی خیز گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کو مادری زبان میں تعلیم دینی چاہیے تاکہ بچے اپنے من کی بات اپنی زبان میں کہہ سکیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس ملک میں مادری زبانیں اس لیے بچھڑ رہی ہیں کہ انگریزی زبان کا تسلط بڑھ رہا ہے۔ پروفیسر غضنفر نے مادری زبان کی معنویت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ مادری زبان ہماری شناخت ہے مگر ہم اپنی شناخت کھوتے جارہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ میڈیکل یا انجینئرنگ کی تعلیم ملازمت کی ضمانت نہیں ہے اس لیے زبان کو روزگار سے جوڑ کر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ ہمیں اپنی مادری زبان کی قوت کو سمجھنا چاہیے۔ پروفیسر تنویر چشتی نے مادری زبان کو محبت کا خوبصورت عنوان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں صرف اپنی مادری زبان نہیں بلکہ دوسروں کی مادری زبان سے بھی محبت کرنی چاہیے۔ ہندوستان جیسے کثیر لسانی ملک میں لسانی تنوع زحمت نہیں رحمت ہے۔ سمینار سے خطاب کرنے والوں میں عربی کے استاد پروفیسر حسنین اختر اور فارسی کے پروفیسر علیم اشرف بھی تھے جنھوں نے عربی، فارسی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے الفاظ و تراکیب کے حوالے

سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں بہت سے الفاظ عربی اور فارسی کے ہیں اور اس طرح ہندوستان مختلف مذاہب اور زبانوں کا خوبصورت گلدستہ ہے۔قومی کونسل برائے فروغ سندھی زبان کے ڈائرکٹر روی پرکاش ٹیک چندانی نے سندھی زبان کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ زبان برسوں تک ہندوستان میں بے زمین رہی ہے ۔ بڑی جدوجہد کے بعد اسے بھارت کے آئین میں جگہ ملی ہے۔انھوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ہم ہندوستانی زبانوں کا مطالعہ بھی انگریزی کے ذریعے کرتے ہیں۔سندھی زبان سے جڑے ہوئے کئی اور لوگوں نے مادری زبان کے حوالے سے گفتگو کی۔محترمہ رشمی رُمانی نے بھی اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زبانیں بہنوں کی طرح ہوتی ہیں، میں سندھی سے تعلق رکھتی ہوں لیکن میرے لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ میرے خون میں کتنی اردو ہے اور کتنی سندھی۔ان کے علاوہ اویناش کمار اور بھاٹیہ جی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس کانفرنس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے دانشور، اساتذہ اور طلبا موجود تھے اور اس طرح یہ سمینار مختلف زبانوں کا ایک خوبصورت سنگم تھا۔

(رابطہ عامہ سیل)